بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ان الفضل تنزل من السماء

روزنامہ

الفضل

قادیان دارالامان

جلد ۳۵ | ۱۸ امان صلح ۱۳۲۶ ہش | ۲۴ صفر ۱۳۶۶ ہ | ۱۸ جنوری ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح 57

قادیان ۱۷ امان صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج چھ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

آج بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی موجودگی میں جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے عربی میں تقریر کی۔ آخر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے قیمتی ارشادات فرمائے۔

آج بعد نماز جمعہ حکیم عبد الجلیل صاحب آف شیخوپورہ اور میاں جان محمد صاحب ہیلاں کے جنازے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مہمان خانہ میں پڑھائے۔ مرحومین موصی اور صحابی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں انہیں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

گاندھی جی کی رام دھن اور مسلمان

جو کچھ قدیم تاریخ ہند کے متعلق آج تک معلوم ہوا ہے۔ اس کی بنا زیادہ تر قیاس پر ہے۔ صرف چند آثار سے نتائج اخذ کئے گئے ہیں۔ یا ایسی کتابوں سے مدد لی گئی ہے۔ جن کی حیثیت محض داستان یا افسانوی ہے۔

مغربی مورخوں نے جو مواد اکٹھا کیا ہے وہ بڑی محنت اور کاوش سے کیا ہے۔ ورنہ ہندوؤں کے علماء نے تو کوئی چیز ایسی نہیں چھوڑی تھی۔ جس سے اسلامی ہند سے پہلے کے صحیح صحیح حالات معلوم ہو سکیں۔ ہندو علماء کا زیادہ رجحان مذہب اور فلسفہ کی طرف رہا ہے۔ اور تعلیم محض ایک ہی گروہ یعنی برہمنوں تک محدود رہی ہے۔ کبھی کبھی کوئی کھشتری یا ویش بھی عالم بن جاتا۔ مگر ہندوؤں کی شدید طبقاتی تقسیم نے ہندوستان کی آبادی کے اکثر حصہ کو علم سے بے بہرہ رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک طرف تو برہمن آسمان پر اڑتا ہوا نظر آتا ہے۔ تو دوسری طرف شودر کہیں تحت الثریٰ سے بھی نیچے چلا گیا ہے۔ گویا

عالم دکھا دیا ہے لشیب و فراز کا

ایسی صورت میں کمی دوسرے علوم کے ساتھ تاریخ نویسی کے علم میں بھی ہندوؤں کا کمزور ہونا بعید از قیاس نہیں۔

چونکہ صحیح تاریخ کے محفوظ رکھنے کا کبھی اہتمام و شدد نہیں کیا گیا۔ اس کا لازمی نتیجہ یہی ہو سکتا تھا۔ کہ زبانی روایات پر شخصی حاشیہ آرائیوں کے غلاف چڑھتے گئے۔ ضبط تحریر سے جب حافظہ کی مدد نہ ہو۔ تو ہر شخص کا اپنی طرف سے نیا اضافہ قدرتی ہے۔ بات کچھ اور تھی۔ مگر زبان بہ زبان چلتی ہوئی کچھ کی کچھ ہو گئی۔ یہاں تک کہ بعض نیک انسانوں کو بناتے بناتے ان کی مرضی کے خلاف خدا بنا دیا گیا۔ اگر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا۔ کہ قدیم اقوام جو بت پرستی کی طرف مائل ہو جاتی رہی ہیں۔ اس کا بھی یہی باعث ہے۔ کہ مختلف زبانوں پر چڑھ کر ایک حقیقی انسان بھی محض خیالی انسان بن کر رہ جاتا۔ اور اس کی زندگی کے اصل واقعات تو فراموش ہو جاتے۔ مگر ہر ایک شخص جو کچھ اس کا جی چاہتا اس کی طرف منسوب کر دیتا۔ یہاں تک کہ اسکو خدا بنا کر پوجا شروع ہو جاتی حضرت رام و کرشن وغیرہ علیہم السلام کے ساتھ یہی ہوا ہے۔

پچھلے دنوں گاندھی جی نے شکایت کی ہے کہ جب انہوں نے رام دھن شروع کی تو مسلمان اٹھ کر چلے گئے۔ اور مسلمان آپ کی ایسی مجلس میں شامل نہیں ہونا چاہتے۔ مگر شائد گاندھی جی یہ بات نہیں سمجھ سکتے کہ یہ محض ایک قدرتی امر ہے۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کی ذہنیت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ایک طرف تو ہندو رام چندر جی کو بطور ایک انسان کے پیش کرتے ہیں۔ اور یہ بتاتے ہیں۔ کہ وہ فلاں کا بیٹا فلاں کا بھائی اور فلاں عورت کا خاوند تھا۔ وہ کھاتا پیتا تھا۔ کسی وقت زندہ تھا مگر اب مر گیا ہوا ہے۔ اس کے بچے بھی تھے وغیرہ وغیرہ۔ مگر دوسری طرف وہ اسی رام کو خدا سمجھتے ہیں۔ اور خدا سمجھ کر اس کی مہما گاتے ہیں۔ اور تالیاں بجا بجا کر رام دھن گاتے ہیں۔ جیسا کہ اخبار "پرتاپ" میں ایک شائع شدہ تصویر سے ظاہر ہوتا ہے کہ خود گاندھی جی ایک عورت کے ساتھ بیٹھے تالیاں بجا بجا کر رام دھن گا رہے ہیں۔ اس تصویر میں ساتھ ہی کوئی مولوی صاحب بھی بیٹھے ہیں۔ جو بظاہر تو کسی وجہ سے خاموش نظر آتے ہیں۔ مگر دل میں ضرور ناپسند فرماتے ہونگے۔ خود ان کی خاموشی اس بات پر شاہد ہے۔ کہ مسلمان کی ذہنیت گاندھی جی کی ذہنیت کے بالکل متضاد واقع ہوئی ہے۔ مسلمان برداشت ہی نہیں کر سکتا۔ کہ کسی انسان کو خدا بنا کر اس کی مہما اس طرح کی جائے۔ وہ اس کو شرک سمجھتا ہے۔ وہ رام چندر جی کو برا نہیں سمجھتا۔ بلکہ اس ذہنیت کو ناپسند کرتا ہے۔ جس نے ایک معمولی انسان رام کو خواہ وہ کتنا ہی نیک کیوں نہ تھا۔ خدا تعالےٰ کے تخت پر بٹھا دیا۔ وہ رام کو نیک آدمی۔ خدا کا ولی خدا کا نبی تک کو ماننے کو تیار ہے۔ مگر وہ ہرگز اسکو خدا ماننے کو تیار نہیں ہو سکتا۔ یہ بات کہ رام کے مصنے خدا کے ہیں اسکو فریب نہیں دے سکتی۔ اسکی ذہنیت اس بات کو قبول ہی نہیں کر سکتی۔ کہ کوئی شخص جو پہلے انسان تھا خدا بن گیا ہے۔ یا خدا انسان کی شکل اختیار کر سکتا ہے۔ اس لئے اگر مسلمان گاندھی جی کی رام دھن میں حصہ نہیں لیتے۔ تو وہ اپنی فطرت سے مجبور ہیں۔ جو چیز گاندھی جی کو معمولی معلوم ہوتی ہے۔ ان کی نظر میں بہت بڑی ہے۔ وہ یہ تو مان سکتے ہیں۔ کہ کوئی انسان خدا سے علم حاصل کر سکتا ہے۔ مگر وہ کبھی نہیں مان سکتے۔ کہ خدا انسان کے جسم میں حلول کرتا ہے۔ اور خود انسانی روپ اختیار کرتا ہے۔ اس قسم کی شاعرانہ تخیل آرائیاں اسلام ناجائز قرار دیتا ہے۔

ہندوستان میں بعض بے شک جاہل مسلمان موجود ہیں۔ جن کی کبھی اسلامی تربیت نہیں ہوئی۔ اور جو اسی طرح رسم و رواج کے دام میں گرفتار ہیں۔ جس طرح ان کے ہمسائے ہندو لیکن اس کے باوجود بھی ہر مسلمان کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ کوئی انسان ترقی کر کے خدا نہیں بن سکتا۔ اور نہ خدا انسان کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس کے نزدیک خدا خالق ہے۔ اور انسان اس کی مخلوق ہے

بے شک اب ہندو خود بھی اس طرف

ایڈیٹر اکرام روشن دین تنویر۔

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آرہے ہیں اور جب وہ رام دھن گاتے ہیں۔ تو ان کے ذہن میں خدا ہی کا تصور داخل ہو رہا ہوتا ہے۔ مگر اسلام کے نزدیک اتنی بات بھی شرک ہے۔ اور بت پرستی میں داخل ہے۔ جب تک انسان کے ذہن سے یہ بات بالکل نہ نکل جائے کہ رام اور کرشن انسان بھی ہوئے ہیں۔ جو ناممکن ہے کہ کبھی ہو سکے۔ ان ناموں سے خدا کا تصور جانا شرک کے خطرہ سے خالی نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے قرآن کریم میں مسیح کے ابن اللہ ہونے کی سخت تردید کی گئی ہے۔ کیونکہ عیسائیوں نے اس کو سچ مچ ابن اللہ بنا لیا ہے۔

ہندوؤں نے حضرت رام اور کرشن کو بڑھا کر جو خدا کے درجہ پر پہنچا دیا۔ یا عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا یا خدا کا بیٹا بنا دیا۔ تو اسکی وجہ یہی تھی کہ ان مقتدر ہستیوں کے صحیح واقعات محفوظ نہ رکھے جا سکے۔ اگر صحیح واقعات تاریخ کی صورت میں موجود ہوتے۔ تو کم از کم علماء تو اس شرک سے بچ جاتے۔ مگر افسوس ہے کہ چند افراد کے سوا تمام ہندو اسی مرض میں مبتلا ہیں کہ انہوں نے انسان اور خدا کے امتیاز کو بالکل مٹا دیا ہے۔ اور خدا کے نیک بندوں کو جو محض اس کے بندے تھے۔ اور اسکی بندگی کے لئے پیدا کئے گئے تھے۔ خود خدا بنا کر پوج رہے ہیں۔ اور اس سے بھی زیادہ افسوسناک یہ امر ہے۔ کہ گاندھی جی نہ صرف ہندوؤں کو اس غلط فہمی پر قائم رکھنے کی کوشش فرما رہے ہیں۔ بلکہ مسلمانوں کے صحیح رویہ پر ناراضی ظاہر کر کے مسلمانوں کو بھی اسی غلط فہمی میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں۔

سیدنا محمود المصلح الموعود ایدہ اللہ

(از ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر گجرات)

جس کا حق ہمزبان ہے پیارے
نام محمود۔ کام بھی محمود
مومنوں کا امام۔ ہادیٔ وقت
پیارے احمدؑ کا ہے تو "لختِ جگر"
"حسن و احساں میں" "نظیرِ مسیحؑ"
صاحبِ "عزم" اور "فضلِ عمرؓ"
بالیقیں تو ہے "مصلحِ موعود"
جس پہ انوارِ حق برستے ہیں
جس کا ایک ایک لفظ گوہر ہے
تیر جس کا خطا نہیں جاتا
ہر قدم پر تجھے ترقی ہے
دشمنِ دیں کی بات کا کیا ڈر؟
ہاتھ تیرے "کلیدِ فتح و ظفر"
تیری باتیں خدا کی باتیں ہیں
تجھ سے ہی لطفِ زندگانی ہے
دعوتِ دیں کا جو بنا مرکز
ہے زمیں اپنی احمدی ہیں ہم
احمدیت جہاں پہ چھا جائے
وعدۂ "خانَ انْ تعانَ" ہے
ہم عزیزوں کا ہے۔ خدا حامی

تیرا خادم ہوں صدق دل سے میں
اور فدا تجھ پہ جان ہے پیارے

تو ہی وہ رازداں ہے پیارے
صاحبِ عزّ و شان ہے پیارے
فاتح و کامران ہے پیارے
مومنوں کی تو جان ہے پیارے
"روحِ حق" بیگمان ہے پیارے
تو امامِ زمان ہے پیارے
برگزیدہ جوان ہے پیارے
وہ ترا آستان ہے پیارے
وہ تری ہی زبان ہے پیارے
وہ تری ہی کمان ہے پیارے
صدق کا یہ نشان ہے پیارے
حق ترا ہم زبان ہے پیارے
تو بڑا کامران ہے پیارے
حق کا تو ترجمان ہے پیارے
جان ہے تو جہان ہے پیارے
وہ یہی قادیان ہے پیارے
اپنا ہی آسمان ہے پیارے
حکم ربِّ جہان ہے پیارے
یہ خدا کی زبان ہے پیارے
ہم پہ وہ مہربان ہے پیارے

بیعت بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۴۶ء

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۳۹۱ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ مخلص احباب نے جن کے دل میں واقعی سلسلہ کی ترقی کے لئے جوش ہے۔ اپنے پیارے امام کے قدموں پر ۳۹۱ نئے خاندان لا ڈالے۔ ان احباب کی بیعت سے بیسیوں ایسے دیہات میں جہاں پہلے ایک احمدی بھی نہ تھا۔ اب احمدیت کا پودا لگ گیا ہے۔ یہ نظارہ جہاں ایسے احباب کے لئے نہایت خوشکن ہے۔ جنہوں نے اس جنگ میں حصہ لے کر لوگوں کے دل احمدیت کے لئے فتح کئے۔ وہاں ان احباب کے لئے جو سال بھر ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہے۔ اور اس جنگ میں انہوں نے کچھ بھی حصہ نہ لیا۔ حسرت کا باعث ہے۔

ہمارا مقصد یہی ہے۔ کہ ہم احمدیت کو تمام ملکوں میں غالب کر دیں۔ اور خصوصاً ہندوستان میں جلد سے جلد لوگوں کی اکثریت کو مخلص احمدی بنا دیں۔ جلسہ سالانہ ۱۹۴۶ء کے موقعہ پر بھی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی ایک تقریر کے آخر میں احباب کو اس طرف توجہ دلائی تھی اور فرمایا تھا۔ کہ ہر بالغ احمدی مرد و عورت سال میں تین تین چار چار اور کم از کم ایک نیا احمدی بنانے کا عہد کرے۔ اور پھر اس عہد کو پورا کرے۔ اب جبکہ نیا سال چڑھ چکا ہے۔ ہمارے لئے موقعہ ہے کہ اس میدان میں بھی کچھ کر کے دکھائیں۔ اور واقعی تین تین چار چار نئے احمدی بنا کر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیش کر دیں۔ خدا تعالےٰ ہمیں توفیق دے آمین۔

بیعت بر موقعہ جلسہ سالانہ کا حلقہ وار نقشہ درج ذیل ہے:۔ (از دفتر بیعت قادیان)

نام حلقہ	تعداد بیعت	نام حلقہ	تعداد بیعت	نام حلقہ	تعداد بیعت	نام حلقہ	تعداد بیعت
سیالکوٹ	۶۴	جالندھر	۱۳	جھنگ سیالہ	۵	کرنال	۲
گجرات	۴۰	منٹگمری	۱۱	ریاست پٹیالہ	۴	سندھ	۲
سرگودھا	۳۱	ریاست نابھہ	۱۱	لدھیانہ	۳	حصار	۱
گورداسپور	۲۶	لاہور	۱۱	ریاست جموں	۳	میانوالی	۱
لائل پور	۲۲	یو۔پی	۸	حیدرآباد دکن	۳	ڈیرہ غازیخاں	۱
شیخوپورہ	۱۸	راولپنڈی	۷	آزاد علاقہ	۳	ریاست چنبہ	۱
ملتان	۱۸	فیروزپور	۶	سرحد	۳	بلوچستان	۱
گوجرانوالہ	۱۷	کیمل پور	۶	پونچھ (ریاست)	۲	دھلی	۱
جہلم	۱۵	امرتسر	۶	مظفرگڑھ	۲	شملہ	۱
ریاست بہاولپور	۱۴	ہوشیارپور	۶	رہتک	۲		

ایک اور مجاہد دین کی روانگی

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مکرمی منیر احمد صاحب واقف زندگی شگل بافغانان انگلستان کے لئے ۱۹ رجنوری ۱۹۴۷ء بروز اتوار پونے تین بجے دوپہر کی گاڑی سے روانہ ہوں گے۔ اور اسی دن شام کو لاہور سے فرنٹیئر میل سے بمبئی کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ احباب آپ کے خیر و عافیت سے منزل مقصود پر پہنچنے اور ان کے مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (وکیل التجارۃ التحریک جدید قادیان)

مشرقی افریقہ کیلئے کاریگروں کی ضرورت

جن کاریگروں نے مشرقی افریقہ میں ملازمت کے لئے درخواستیں دی ہوئی ہیں۔ یا وہ آپ دینا چاہیں وہ جلد از جلد اپنی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ سے اپنی دینی حالت کے متعلق سرٹیفکیٹ حاصل کر کے نظارت امور عامہ قادیان میں ارسال فرما دیں۔ تاکہ ان کو ٹرائی (Trial) کے لئے تاریخ اور مقام کی اطلاع دی جائے۔ ٹرائی کے لئے ہر امیدوار کو مقررہ فیس دینی پڑیگی۔ جو بہرحال دس روپیہ سے کم ہوگی البتہ جو اصحاب انتخاب میں آجائیں گے۔ ان کو فیس کی رقم بعد میں واپس کر دی جائیگی۔ ٹرنر۔ فٹر۔ مولڈر اور الیکٹریکل وغیرہ ورکرز کی ضرورت ہے۔ ٹرائی کے وقت ہر امیدوار کو اپنے ساتھ تین سال تجربہ کا ہونا ضروری ہوگا۔ تنخواہ تین پونڈ ماہوار ہوگی۔

ھمارا خدا کے پہلے سوصفات کا امتحان ۲ رفروری ۱۹۴۷ء کو ہوگا۔ قائدین امیدواروں کے نام بہت جلد بھیجدیں۔ (مہتمم تعلیم)

58

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقف جائداد کی تحریک میں ہر احمدی کو شامل ہونا چاہیئے

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

"مجھے ایک رویا میں اس تحریک (تحریک وقف جائداد) کیطرف توجہ دلائی گئی۔ میں نے رویا میں دیکھا کہ ایک شخص (جسکا خاوند نیک ہے مگر وہ خود نیک نہیں۔ اس کا ایک بیٹا ہے وہ اس سے کہتی ہے کہ تیرا باپ اسراف بہت کرتا ہے۔ اگر اس سے کوئی ایک پیسہ مانگے تو پیسہ دے دیتا ہے۔ اگر دو آنے مانگے تو دو آنے دے دیتا ہے۔ اور وہ اس قسم کا ہے کہ اگر کوئی اس سے سارا مال مانگے تو وہ سارا دے دیگا۔ وہ اپنے بیٹے سے کہتی ہے کہ آؤ ہم اس سے سارا مال مانگ لیں۔ وہ ہمیں دے دیگا۔ تو پھر دین کی راہ میں اس مال کو لٹا نہ سکیگا۔ میں نے رویا میں دیکھا۔ کہ میں جماعت کے دوستوں کے سامنے عربی میں تقریر کر رہا ہوں۔ اور یہ مثال دیتا ہوں۔ کہ اس طرح ایک نیک آدمی تھا مگر اس کی بیوی نیک نہ تھی۔ اس کا ایک بیٹا تھا۔ جو ہمیں نہیں کہہ سکتا کہ خود نیک تھا یا برا۔ مگر اس کی ماں یہ ضرور سمجھتی تھی۔ کہ وہ اسے اپنا آلہ کار بنا سکے گی۔ وہ اسے کہتی ہے کہ تیرے باپ سے کوئی جو کچھ مانگے۔ وہ اسے دے دیتا ہے۔ اور ڈر ہے۔ کہ اگر اس سے کوئی سارا مال دین کے لئے مانگے۔ تو وہ سارا مال دے دے گا۔ اس لئے آؤ ہم اس سے سارا مال مانگ لیں اس طرح وہ خدا کی راہ میں اسے خرچ نہ کر سکے گا۔ اور ہمیں نقصان نہ ہوگا۔ یہ مثال دے کر میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ ایسے فتنے بھی آدمی کو پیش آسکتے ہیں۔ ان سے ہوشیار رہو۔ میں یہ کہہ ہی رہا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی۔ اور میں نے سمجھا کہ اللہ تعالےٰ کے ایسے بندے بھی ہیں۔ جو دین کی راہ میں اپنا سارا مال خرچ کرنے کو تیار ہیں۔ مگر یہ بھی خطرہ ہے۔ کہ ان کی بیویاں اور بچے ان کے لئے فتنہ بن جائیں۔ پس بیشتر اس کے کہ وہ فتنہ بنیں۔ کیوں نہ ہم ہی ان سے دین کے لئے ان کی جائدادیں طلب کریں حقیقت یہ ہے کہ جب تک انسان ایمان کے اس درجہ پر قائم نہ ہو۔ اس وقت تک وہ صحیح معنوں میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا نہیں ہو سکتا۔ اس رویا نے مجھے اس طرف توجہ دلائی۔ کہ جب مومن دین کے لئے سب کچھ خرچ کرنے کو تیار ہے۔ اگر ہم اس سے ایسا مطالبہ نہ کرینگے۔ تو ہو سکتا ہے۔ کہ اس کے بیٹے اور اولادیں لے لیں۔ پس بیشتر اس کے کہ اس طرح مومنوں کے مال ضائع ہوں۔ کیونکہ نہ دین کے لئے انہیں لے لیا جائے۔ پس اسی رویا کے ماتحت میں نے اس وقف کی تحریک کی۔"

اس رویا کے ماتحت جب حضور نے وقف جائداد کی تحریک کی۔ تو حضور نے سب سے پہلے اپنی جائداد اسلام کے لئے وقف کی۔ اور اسکے بعد جماعت کے افراد کو اپنی جائدادیں وقف کرنے کی تحریک کی۔ حضور کا نمونہ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کے سامنے ہے۔ آج کل غربت اسلام کی علامتیں اور دین متین محمدی پر مصیبتیں ایسی ظاہر ہو رہی ہیں۔ کہ جہاں تک زمانہ بعثت حضرت نبوی کے بعد ہم دیکھتے ہیں کسی قرن میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی اس سے زیادہ تر اور کیا مصیبت ہوگی۔ کہ مسلمان لوگ دینی تخواریں میں بغایت درجہ سست اور مخالف لوگ اپنے اعتقادوں کی ترویج اور اشاعت میں چاروں طرف سے کمربستہ اور چست نظر آتے ہیں۔ جس سے دن بدن الحاد اور بد عقیدگی کا دروازہ کھلتا جاتا ہے۔ اور لوگ فوج در فوج مرتد ہو کر ناپاک عقائد اختیار کرتے جاتے ہیں۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ ہمارے مخالف جن کے عقائد فاسدہ بدیہی البطلان ہیں دن رات اپنے اپنے دین کی حمایت میں سرگرم ہیں۔ یورپ اور امریکہ میں عیسائی دین کے پھیلانے کے لئے بیوہ عورتیں بھی چندہ دیتی ہیں۔ اور اکثر لوگ مرتے ہوئے وصیت کر جاتے ہیں۔ کہ اس قدر تر کہ ہمارا خالص مسیحی مذہب کے رواج دینی میں خرچ ہو۔ مگر مسلمانوں کا حال کیا کہیں اور کیا لکھیں۔ کہ ان کی غفلت اس حد تک پہونچ گئی ہے۔ کہ نہ وہ آپ دین کی خواری کرتے ہیں۔ اور نہ کسی خوار کو نیک نظر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے اسلام کی خواری کے لئے اور حفاظت کے لئے اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کو کھڑا کیا ہے اور ایسا امام ہم میں موجود ہے جو خدا تعالےٰ سے علم پا کر اسلام کی اشاعت کے لئے اپنی جماعت کے سامنے تحریکیں پیش کرتا ہے۔ ان تحریکوں میں سے ایک وقف جائداد کی تحریک ہے۔ جو حضور نے ایک رویا کے ماتحت جماعت کے سامنے پیش کی ہے۔ اور سب سے پہلے اپنی جائداد کو وقف کیا۔ اس وقت قادیان میں احمدیوں کی جائداد دو کروڑ روپیہ کی ہے۔ اگر قادیان کے سارے احمدی اپنی جائدادیں وقف کر دیں۔ تو وقف جائداد کی مالیت بہت جلد بڑھ سکتی ہے۔

اس وقت وقف جائداد کی قیمت ایک کروڑ اور چالیس لاکھ روپیہ ہے۔ اور ۲۷۴۵ احمدیوں نے اپنی جائدادیں وقف کی ہیں۔ یہ تحریک اہولگا کر شہیدوں میں شامل ہونے سے بھی کم ہے اہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے کے لئے بھی خون کا قطرہ بہانا پڑتا ہے۔ مگر اس تحریک میں تو بغیر ایک پیسہ دیئے شامل ہوا جا سکتا ہے سرگودہا۔ ملتان۔ منٹگمری اور فیصل پور کی جماعتیں اگر وقف جائداد کی اہمیت کو سمجھتی ہوئی اپنی جائدادیں وقف کریں۔ تو چند مہینوں میں ہی وقف کی قیمت ۵ کروڑ ہو سکتی ہے۔

ہمارے اس مضمون میں ہر احمدی مخاطب ہے۔ ہر احمدی کا یہ عہد ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھے گا۔ وقف جائداد کی تحریک میں شامل ہونے کے لئے صرف اس غیر معین عہد کو جو ہر شخص بیعت کے وقت کرتا ہے۔ ایک معین شکل میں پیش کرنا ہے۔ یعنی یہ وعدہ کرنا ہے کہ میں اپنی جائداد اسلام کے لئے وقف کرتا ہوں مطالبہ کے وقت جو جائداد ہوگی۔ اس کا حصہ رسدی ادا کر دونگا۔ یہ عہد ہر احمدی کو معین

مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مبلغ مشرقی افریقہ کی تبلیغی مساعی

جناب مولوی نذیر احمد صاحب مبشر انچارج گولڈ کوسٹ مشن نے گولڈ کوسٹ سے اھلاً وسھلاً ومرحباً کہتے ہوئے انکی واپسی پر اس اعزازی پارٹی میں مناسب ہے۔ کہ احباب کے علم اور تعارف کے لئے کچھ حالات ان کے اور ان کے مشن کے پیش کئے جائیں۔ تا احباب ان کے لئے اور ان کے مشنوں کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں

مولوی نذیر احمد صاحب مبشر جماعت احمدیہ بیکو کے محلہ اراضی یعقوب کے ایک قدیم مخلص خاندان کے فرزند رشید ہیں۔ انکی والدہ صاحبہ کو جب علم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مخلص خدام کو یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ آپ لوگوں کو دین کی خدمت کے لئے اپنے بچے بھی پیش کرنے ہونگے تو اسی وقت انہوں نے اپنے اس بچہ کو جو نئی عمر اڑھائی ماہ تھی دین کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔ اور باوجود اس کے کہ انکا کوئی اور بیٹا نہ تھا۔ اس وقف پر مرتے دم تک قائم رہیں۔

مولوی نذیر احمد صاحب کو جب تعلیم کے لئے قادیان بھیجا جانے لگا۔ تو انہوں نے بچپن ہی کی حالت میں اپنے والد صاحب کو کہا کہ آپنے وقف تو کیا ہے۔ مگر میرے سب اخراجات خود بھائیں چنانچہ ان کے والد صاحب نے اپنے خرچ پر تعلیم دلائی۔ مولوی فاضل پاس کر کے اور سلیشن کلاس میں تعلیم پا کر وہ کچھ عرصہ شہر و ضلع سیالکوٹ میں

حسب ضرورت ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے ماتحت آنریری طور پر تبلیغ کرتے رہے۔ انکو معلوم ہوا کہ مولوی نذیر احمد علی صاحب وکیل رئیس مبلغ مغربی افریقہ نے گولڈ کوسٹ میں تبلیغ کر کے رخصت پر آئے ہوئے تھے۔ یہ درخواست کی ہے۔ کہ عربی زبان اور دینی تعلیم کے لئے انہیں گولڈ کوسٹ میں چھ سال کے لئے ایک مدرس دیا جائے۔ پس مولوی نذیر احمد صاحب نے اپنی خدمات پیش کر دیں۔ وہ کہتے ہیں کہ انہیں بعض دوستوں نے مشورہ دیا۔ کہ کچھ شرائط کر لی جائیں۔ مگر انہوں نے اپنے آپکو پیش کرتے ہوئے کوئی شرط نہ کی۔ اور کہا کہ میں اپنی خدمات بلا شرط پیش کرتا ہوں۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کو یہ بات پسند آئی۔ اور حضور نے فرمایا کہ انہیں منتخب کیا جائے۔ جو لوگ شرطیں پیش کرتے ہیں کام کم کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ منتخب ہو گئے اور دوسرے مبلغین کے ساتھ ۲ فروری ۱۹۱۶ء کو گولڈ کوسٹ روانہ ہوئے۔ اس وقت چھ مبلغین۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس۔ ملک محمد شریف صاحب حال مبلغ اٹلی۔ مولوی عبدالواحد صاحب ساٹری مبلغ جاوا۔ مولوی نذیر احمد علی صاحب اور مولوی نذیر احمد صاحب مبشر ایک ہی تھرڈ کلاس میں سفر کرتے ہوئے ۲۳ اپریل کو مولوی نذیر احمد علی صاحب گولڈ کوسٹ پہنچے اور کام پر لگ گئے۔ مولوی نذیر احمد صاحب نے انہیں پونڈ چار ماہ کا خرچ مقامی چندہ سے دیا۔ مگر کچھ دنوں بعد ناظر صاحب بیت المال نے وہ رقم واپس طلب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیونکہ وہ چندہ کی رقم تھی۔ اس وقت مولوی صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وہ الفاظ یاد آئے۔ "کرنٹ تجارت کی طرف بھی توجہ دینا" چنانچہ مولوی صاحب نے صرف دس روپیہ سے تجارت شروع کی۔ جس میں بعد کو مولوی نذیر احمد علی صاحبؓ بھی شامل ہوگئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں ایسی برکت ڈالی۔ کہ چھ ماہ تک انہوں نے وہ بیس پونڈ واپس کر دیئے۔ اور اپنے اخراجات خود چلاتے رہے۔ جب ایک استاد اسکول کا فوت ہو گیا۔ تو مولوی صاحب کو اپنے مبلغین کلاس کے علاوہ مدرسہ میں بھی پڑھانا پڑتا تھا۔ عصر کے بعد فراغت ہوتی۔ تو تجارت کا کام نمازِ مغرب سے پہلے تک کر لیا کرتے۔

اکتوبر ۱۹۲۶ء میں مولوی نذیر احمد علی صاحبؓ کو سیرالیون مشن کھولنے کے لئے جانے کا حکم ہوا۔ تو مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے اسی اپنی تجارت سے مبلغ پینسٹھ پونڈ انہیں کرایہ جہاز اور اس ضمانت کے لئے دیئے۔ جو سیرالیون میں داخل ہونے پر دی جاتی تھی۔ اور اس کے بعد بھی اسی تجارت کے منافع سے انہیں اور راقم کو سیرالیون بھیجی۔ جب جنگ کی وجہ سے تجارت بند ہوگئی۔ اس وقت ان کو پانچ پونڈ ماہوار مرکز کے الاؤنس سے ملنا شروع ہوئے

گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ میں خلیج گنی پر واقع ہے۔ اس کے تین طرف فرانسیسی علاقے ہیں۔ اور ایک طرف سمندر۔ اس کا شمالی حصہ میدانی اور جنوبی حصہ پہاڑی ہے۔ اس میں جو قومیں زیادہ قدیم سے آباد ہیں وہ فینٹی۔ اشانٹی۔ آکراس ڈاگومبا۔ الا۔ اوانا اور اشاڈسا وموشی ہیں۔ پانچ نیٹو زبانیں زیادہ مشہور ہیں۔ باقی سات زبانیں اور بھی بولی جاتی ہیں۔

پولیٹیکل اور ملکی تقسیم کے لحاظ سے گولڈ کوسٹ کے چار حصے ہیں۔ کالونی اشانٹی۔ نادرن ٹیریٹری۔ اور مینڈیٹڈ ٹو گولینڈ

Mandated Togo Land.

کل رقبہ اس ملک کا ۹۱۸۴۵ مربع میل ہے۔ رقبہ کو اگر مربع شکل میں رکھا جائے۔ تو ۳۰۰ میل لمبا اور اسی قدر چوڑا ہوتا ہے۔ مگر اس میں دریائی حصہ کم چوڑا۔ اور اسکی لمبائی زیادہ ہے۔ ساحل کنارہ ۳۴۰ میل لمبا ہے۔ آبادی اس وسیع ملک کی صرف ۲۵ لاکھ ہے۔ جس میں پانچ لاکھ عیسائی اور دو ڈھائی تین لاکھ مسلمان ہیں۔

اس ملک میں عیسائی مشنری ۱۷۵۱ء یعنی قریباً دو سو سال پہلے سے آرہے ہیں۔ اسلام کا اثر پہلے پہل ۱۸۱۷ء میں اس طرح بتلایا جاتا ہے۔ کہ عمر سیسوری نادرن ٹیریٹری کی طرف سے علاقہ فتح کرتا چلا آیا۔ اور اشانٹی کی حدود تک پہنچا تھا۔ اس کے آنے پر بعض لوگ مسلمان ہوگئے ساحل سمندر کی طرف سے اسلام ۱۸۵۰ء میں ایک شخص ابوبکر نامی کے ذریعہ آیا۔ جس کو ہاؤسا قوم کی طرف سے ہاؤسا فوج میں مبلغ بنا کر بھیجا گیا تھا۔ باقی تمام آبادی کسی نہ کسی رنگ سے شرک میں مبتلا ہے۔ مذہب صرف اسی قدر اثر کا پتہ موجودہ زمانہ کے ریکارڈ سے مل سکا ہے۔ مگر خیال ہے۔ کہ گو ۱۸۱۷ء سے پہلے اسلام اس ملک میں نہ پہنچا ہو مگر ارد گرد کے ملکوں میں اسلام ضرور پہنچا ہے۔ اور اس ملک کے باشندے اسلام سے متاثر ہوئے ہیں۔ جبھی تو ان میں اسلام کی طرف ایک نظری میلان پیدا ہو گیا ہے۔

احمدیت کی تبلیغ اس ملک میں ۱۹۲۱ء سے شروع ہوئی ہے۔ احمدیت کی تبلیغ کے ذکر سے پہلے مناسب ہے کہ موجودہ عیسائی مشنوں کی وسعت کا ذکر کر دیا جائے

تقریباً دو سو سال سے مختلف فرقوں کے عیسائی مشنری کام کر رہے ہیں۔ وہاں کی رپورٹوں سے جو حالت عیسائی مشنوں کی معلوم ہوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس وقت ان کے ۶۶۸ گرجے قائم ہو چکے ہیں۔ اور کل یورپین و افریقن مبلغین و پادری ۶۰۰۸ کی تعداد میں کام کر رہے ہیں۔ ان کے علاوہ کثرت سے ان کے مدد سے ہر طرف موجود ہیں۔ جن میں ہزارہا استاذہ کام کرتے ہیں۔ ۱۹۲۵ء میں ۵۵۴۲ پونڈ ان مدرسوں کو سرکاری گرانٹ ملی۔ اور ۵۰۰۰ پونڈ ان مدرسوں کو طلباء کی فیسوں اور عمارت سے آمدنی ہوئی۔ اس وقت تک یہ عیسائی مشن ۲۵ لاکھ کل آبادی میں سے ساتواں حصہ عیسائی بنا چکے ہیں۔ میڈیکل کی ہر قسم کی تبلیغی جدوجہد میں ہسپتالوں کا استعمال داخل نہیں ہے۔ اگر احمدی ولایت پاس ڈاکٹروں کو جا سکیں۔ تو ان کے ذاتی بے اندازہ مالی فائدہ کی اور احمدیت کے تبلیغی اثر بہت بڑھ جانے کی امید ہے۔ مگر ڈاکٹروں کو جلد جانا چاہیئے۔ کیونکہ ایک عیسائی فرقہ کا خیال ہسپتال کھولنے کا ظاہر ہو چکا ہے۔ اور رومن کیتھولک عورتوں نے کچھ چھوٹی چھوٹی ڈسپنسریاں جاری کر دی ہیں۔ عیسائی مشنوں کے مقابلہ میں ہمارا کام بہت کم ہے۔ اس وقت ہمارے چھوٹے بڑے صرف تیرہ مدرسے ہیں۔ جن میں ۱۴ استاد کام کرتے ہیں۔ اور ۸۰۹ لڑکے اور لڑکیاں پڑھتی پڑھتے ہیں۔ جن میں سے آٹھ سینئر۔ جونیئر اور انفینٹ کلاس مدرسوں کو ۱۹۰۱ء پونڈ گرانٹ سرکاری ملتی ہے۔ احمدی آبادی بارہ حلقوں میں تقسیم ہے۔ ہر حلقہ میں متعدد جماعتیں ہیں۔ کل تعداد جماعتوں کی دو سو کے قریب ہے۔ ۱۲۴ مساجد اب تک بن چکی ہیں۔ چندہ دہندگان کی تعداد سات ہزار پانصد ہے۔ مردم شماری مکمل نہیں ہو سکی۔ مگر چندہ دینے والوں کی تعداد سے کل احمدی آبادی کا اندازہ بیس ہزار سے تیس ہزار تک کیا جا سکتا ہے۔ اس وقت گولڈ کوسٹ میں ہندوستان سے گئے ہوئے تین مبلغ کام کرتے ہیں۔ ایک مبلغ علاقہ کالونی میں اور بھی امیر التبلیغ ہیں۔ دوسرا مبلغ اشانٹی علاقہ میں اور تیسرا مبلغ نادرن ٹیریٹری میں۔ ٹوگولینڈ کے علاقہ میں کوئی مبلغ نہیں۔ ان تین ہندوستانی مبلغوں کے ساتھ سولہ افریقن مبلغ کام کرتے ہیں۔

گولڈ کوسٹ کی تبلیغ کا یہ طریق ہے کہ مرکز سالٹ پانڈ میں ہیڈ مبلغ کی زیر نگرانی ایک مبلغین کی کلاس میں افریقن مبلغ تیار کئے جاتے ہیں۔ پورا قرآن شریف باترجمہ معہ تفسیری نوٹوں کے پڑھایا جاتا ہے۔ حدیث میں صحیح بخاری و صحیح مسلم پڑھائی جاتی ہے۔ عربک نحو پیر اور صرف نحو اور چند عربی کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھائی جاتی ہیں۔ تعلیم ختم ہونے کے بعد یہ مبلغ مختلف جماعتوں میں مقرر کئے جاتے ہیں۔ جہاں جماعت کی دینی تربیت اور تبلیغ اور مدرسوں میں دینیات پڑھاتے ہیں۔ ان طلباء کو زمانہ تعلیم میں اسٹرنگ ماہوار اور فارغ ہونے پر جب کام پر لگتے ہیں۔ صرف دو پونڈ ماہوار دیئے جاتے ہیں۔ یہ گذارہ اسقدر کم ہے کہ اس پر گذارہ کرنے والے طلباء کم ملتے ہیں۔ اگر اس گذارہ میں کچھ زیادتی ہو۔ تو طلباء اور مبلغین کی تعداد بہت بڑھ سکتی ہے۔ مگر اس آمد خرچ کو پورا نہیں کر رہی ہے۔ گولڈ کوسٹ کا اس سال کا مقامی بجٹ جس میں مرکز کا کوئی روپیہ شامل نہیں

۳۶۶۴ پونڈ یعنی پچاس ہزار روپیہ کے قریب قریب ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ مغربی افریقہ کے ایک جدا دراز ملک میں ہمارے ایک مبلغ کی سعی سے اتنی بڑی جمعیت پیدا ہو گئی جس کی خالص اپنی آمد سالانہ پچاس ہزار روپیہ سے بھی زیادہ ہے۔ کیونکہ جو بجٹ اوپر درج کیا ہے۔ وہ ان کے اپنے مرکزی کاموں کا ہے۔ علیحدہ علیحدہ حلقہ وار جماعتیں جو اپنے اپنے مقام پر خرچ کرتی ہیں۔ وہ اس میں شامل نہیں۔ یہ سب روپیہ جماعت کے تبلیغی و تعلیمی اور تنظیمی کاموں میں خود وہاں کے لوگوں کی اپنی مجلس عاملہ کے فیصلوں سے زیر نگرانی ہیڈ مبلغ خرچ ہوتا ہے۔ تا جماعت بحیثیت مجموعی اپنے علم و اخلاص و تنظیم و تعداد میں ترقی کرے۔ اب اس سال سے مرکز قادیان سے دو مبلغ اور بھیجے گئے ہیں۔ ر۔

فرق کے میدان میں اس جماعت کا عیسائی مشنوں سے مقابلہ ہے۔ جو اپنی دولت و ثروت اور دنیاوی شان و شوکت اور تعداد کے لحاظ سے بہت زیادہ ہیں۔ مگر اسلامی اخلاق اور اسلامی تعلیم اور خدا کی تائید کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ بعض عیسائی مشنریوں کی غلط رپورٹوں اور عیسائیت نواز افسران کی تائید سے احمدیوں اور احمدی مبلغین حتیٰ کہ ہیڈ مبلغ کو بھی مشکلات کا سامنا ہوا کرتا ہے۔ مگر مبلغین بلکہ افریقن احمدی ایسے صبر و استقامت کا نمونہ دکھاتے ہیں۔ جو ہندوستان کے احمدیوں سے کم نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں خاص اخلاص پیدا کیا ہے۔ جس کا اظہار ان کے چندوں، ان کی دوسری قربانیوں سے ہوتا رہتا ہے۔ وصیت کرتے ہیں۔ گو بعض بے حصہ تک اپنی آمد کا لکھواتے ہیں۔ یہاں کے احمدیوں کی طرح وہ اپنی زندگیاں بھی وقف کرتے ہیں۔ چنانچہ مسٹر لیوتو جو ہیڈ مبلغ شاہی خاندان کا فرد تھا۔ اس نے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی تھی۔ اور اب وہ حج کر کے دینی علم پڑھانے کے لئے قادیان آرہا تھا۔ کہ داعی اجل نے اسے بیچ راہ ہی روک لیا۔ اسکی اہلیہ کو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ خواب پہلے سے خبر دے دی تھی۔ کہ اس کا شوہر اور مبشر صاحب حج کو جائیں گے۔ مگر دو میں سے ایک واپس آئے گا۔ جواب میں یہ ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ دو میں سے کون واپس نہیں آئیگا، اس لئے یہ خیال کیا گیا کہ غالباً مولوی مبشر صاحب ہندوستان ہی پہنچ جائیں گے۔

اس مشن کی اینٹ مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ کے ذریعہ ہوئی۔ اور ان کے بعد اسکی نگرانی شیخ حکیم فضل الرحمٰن صاحب کی خاص کوششوں سے رکھی گئی۔ جس پر کچھ عرصہ مولوی نذیر احمد صاحب نے کام کیا اور اب گیارہ سال لگاتار مولوی نذیر احمد علی صاحب مبشر کام کر کے واپس آرہے ہیں۔ کمزوری نے صحرا کی طرف سفر کیا۔ جس میں بہت تکلیف اٹھائی۔ کچھ دن مکہ مکرمہ میں بیمار رہے۔ اب اپنے رفیق سفر کی اچانک موت کا صدمہ لئے ہوئے واپس آرہے ہیں۔ یہ بات بھی ظاہر کرنے کے قابل ہے۔ کہ مبشر صاحب کا نکاح ہوا ہی تھا۔ کہ گولڈ کوسٹ کا سفر پیش آگیا۔ جسے وہ اپنے رخصتانہ کے لئے ملتوی نہ کر سکے۔ اب گیارہ سال کے بعد رخصتانہ کی رسم پوری کریں گے۔ میں ان کے لئے ہر قسم کی کامیابی کی دعا کی درخواست بزرگان سلسلہ سے کرتا ہوں۔

خاکسار عبدالغنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکر حبیب علیہ السلام

تمثیلات مسیح موعودؑ

۲۶ دسمبر ۱۹۳۶ء جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت صوفی محمد صادق صاحب نے جو تقریر فرمائی۔ اس کی چوتھی قسط درج ذیل کی جاتی ہے

توحید کے تین مراتب کی تمثیلیں

فرمایا۔ قرآن شریف کی تعلیم کے رو سے توحید تین مرتبہ پر منقسم ہے۔ ایک ادنیٰ۔ ایک اوسط اور ایک اعلیٰ۔ تفصیل اس کی یہ ہے۔ کہ ادنیٰ مرتبہ تو حید کا کہ جس کے بغیر ایمان متحقق ہو ہی نہیں سکتا۔ نفی شرک رکھا ہے۔ یعنی اس شرک سے بیزار ہونا کہ جو مشرکین محض ظلم اور زیادتی کی راہ سے مخلوق چیزوں کو خدا کے کاموں میں شریک سمجھتے ہیں۔ یعنی کسی قوم نے سورج اور چاند یا آگ اور پانی کو دیوتے قرار دے لیا ہے۔ اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں اور کسی قوم نے بعض انسانوں کو خدائی کا مرتبہ دے رکھا ہے۔ اور خدا اور کریم کی طرح انکو قادر مطلق اور قاضی الحاجات خیال کر رکھا ہے۔ سو یہ شرک صریح اور ظلم بدیہی ہے کہ جو ہر یک عاقل کو بہ ہدایت نظر آتا ہے۔ لیکن دوسری قسم شرک کی جو قرآن شریف میں بیان کی گئی ہے۔ جس کے چھوڑنے پر تیسری قسم توحید کی موقوف ہے وہ نہایت ہی باریک ہے کہ بجز خاص بالغ نظروں کے کسی کو معلوم نہیں ہوتی۔ اور بغیر افراد کامل کے کوئی اس سے خلاصی نہیں پاتا۔ اور وہ یہ ہے کہ ماسوا اللہ کے یاد و اخشت کا دل پر غالب رہنا اور ان کی محبت یا عداوت میں اپنی اوقات ضائع کرنا۔ اور ان کی ناچیز ہستی کو کچھ چیز سمجھنا اور اس شرک کا چھوڑنا جس پر توحید کامل موقوف ہے۔ تب متحقق ہوتا ہے کہ جب صادق پر اس قدر محبت اور محبت الٰہی کا استیلا ہو جائے کہ اس کی نظر شہود میں ہر ایک موجود۔ ماسوا اللہ بجائے موجود ہونے کے معدوم دکھائی دے۔ یہانتک کہ اپنا وجود بھی فراموش ہو جائے۔ اور محبوب حقیقی کا نور ایسا کامل طور پر چمکے کہ اس کے آگے کسی چیز کی ہستی اور حقیقت باقی نہ رہے۔ اور اس توحید کامل کا کمال اس بات پر موقوف ہے کہ ماسوا اللہ واقعی طور پر موجود تو ہو۔ مگر سالک کی نظر عاشقانہ میں کہ جو محبت الٰہیہ سے کامل طور پر بھڑک گئی ہے۔ وہ وجود غیر کا کالعدم دکھائی دے۔ اور غلبہ محبت اور فرصیت کی وجہ سے اس سے ماسوا کو منفی اور معدوم خیال کرے۔ کیونکہ اگر وجود ماسوا فی الحقیقت منفی اور معدوم ہی ہو تو پھر اس توحید میں کوئی خوبی نہیں رہتی۔ وجہ یہ کہ ساری خوبی اس توحید میں مندرج ہے کہ محبوب حقیقی کی محبت اور عظمت اس قدر دل پر استیلا کرے کہ وجہ غلبہ اس شہود تام کے دوسری چیزیں معدوم دکھائی دیں۔ اب اگر دوسری چیزیں فی الحقیقت معدوم ہی ہیں تو پھر اس استیلاء محبت اور غلبہ شہود کی عظمت کی کیا تاثیر ہوئی۔ اور کونسا کمال اس توحید میں ثابت ہوا۔ کیونکہ جو چیز فی الواقعہ معدوم ہے اس کو معدوم میں خیال کرنا یہ ایسا امر نہیں ہے کہ جو استیلاء محبت پر موقوف ہو۔ بلکہ محبت اور شہود و عظمت تامہ کی کاملیت اسی حالت میں ثابت ہوگی کہ جب عاشق دلدادہ محض استیلاء عشق کی وجہ سے نہ کسی اور وجہ سے اپنے معبود کے ماسوا کو معدوم سمجھے اور اپنے معشوق کے غیر کو کالعدم خیال کرے۔ گو عقل شریف اس کو سمجھاتی ہو۔ کہ وہ چیزیں حقیقت میں معدوم نہیں ہیں۔ جیسے ظاہر ہے کہ جب دن چڑھتا ہے اور لوگوں کی آنکھوں پر نور آفتاب استیلا کرتا ہے تو باوجود اس کے کہ لوگ جانتے ہیں کہ ستارے اس وقت معدوم نہیں۔ مگر پھر بھی بوجہ استیلا اس نور کے کہ ستاروں کو دیکھ نہیں سکتے۔ ایسا ہی استیلا محبت اور عظمت اللہ کا محب صادق کی نظر میں ایسا ظاہر کرتا ہے کہ گویا تمام عالم بجز اس کے محبوب کے بوجود ہے۔ اور اگرچہ عشق حقیقی میں یہ تمام انوار کامل اور اتم طور پر ظاہر ہوتے ہیں۔ لیکن کبھی کبھی عشق مجازی کا مبتلا بھی اس غایت درجہ عشق پر پہنچ جاتا ہے کہ اپنے معشوق کے غیر کو یہانتک کہ خود اپنے نفس کو کالعدم سمجھنے لگتا ہے۔ چنانچہ منقول ہے کہ مجنوں جس کا نام قیس ہے اپنے عشق کی آخری حالت میں ایسا دیوانہ ہو گیا کہ یہ کہنے لگا کہ میں آپ ہی لیلےٰ ہوں۔ سو یہ بات تو نہیں کہ فی الحقیقت وہ لیلےٰ ہو گیا تھا۔ بلکہ اس کا یہ باعث تھا کہ چونکہ وہ مدت تک تصور لیلےٰ میں غرق رہا۔ اس لئے آہستہ آہستہ اس میں خود فراموشی کا داخل ہونے لگا۔ ہوتے ہوتے اس کا استغراق بہت ہی کمال کو پہنچ گیا۔ اور محویت کی اس حد تک جا پہنچا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ مجنوں عشق انا لیلےٰ کا دعوے کرنے لگا اور یہ خیال دل میں جمنے گیا کہ فی الحقیقت میں ہی لیلےٰ ہوں۔ غرض غیر کو معدوم سمجھنا لوازم کامل عشق میں سے ہے۔ اور اگر فی الحقیقت معدوم ہی ہے تو پھر وہ ایسا امر نہیں ہے کہ جس کو استیلاء محبت اور جنون عشق سے کچھ بھی تعلق ہو۔ اور غلبہ عشق کی حالت میں محویت کے آثار سدا ہو جانا کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ جس کو انسان مشکل سے سمجھ سکے شیخ صلاح الدین صلاحی نے خوب کہا ہے

نہ از چشم حکایت کن نہ از رخسار غم کہ دارم دستانے اندریں یوم
چو رو کے خوب او آید بیادم فراموشم شود موجود و معدوم

تمثیل ایمان

ایمان کی تمثیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ اگر ایسا ہوتا کہ مذہب کے تمام اعتقاد اور جو کچھ اس میں مندرج ہوا ہے پہلے ہی سے اظہر من الشمس اور بدیہی اور بین الانکشاف ہوتے یا اشکال ہندسی اور حساب کے اعمال کی طرح قطعی الثبوت دکھائی دیتے تو بصیر اس حالت میں ایمان ایمان نہ رہتا۔ اور جو ہدایت پانے پر ثواب اور سعادتیں اور برکتیں مترتب ہوتی ہیں ان کو انسان ہرگز نہ پاسکتا کیونکہ ظاہر ہے کہ بین الحقیقت اور ظاہر بالوجود باتوں کو مان لینا ایمان نہیں ہے مثلاً اگر کوئی کہے کہ میں اس بات پر ایمان لاتا ہوں کہ پانی سرد اور آگ گرم ہے اور ہر ایک انسان آنکھوں سے دیکھتا اور کانوں سے سنتا ہے اور منہ سے کھاتا اور پاؤں سے چلتا ہے اور میں اس بات پر ایمان لایا کہ آفتاب اور قمر موجود ہیں اور زمین پر بہت سے جمادات اور نباتات اور حیوانات پائے جاتے ہیں تو ایسا ایمان لانا ایک ہنسی کی بات ہے نہ کہ ایمان۔ اور اسی وجہ سے بدیہی اور کھلی کھلی باتوں کو ناشائستہ اللہ و عند العقلاء ثواب پانے کا موجب نہیں ٹھہر سکتا بلکہ ایمان وہ شے ہے کہ جن باتوں کو عقل تو قبول کرتی ہے مگر بوجہ دور دہ غیب ہونے کے جیسا کہ چاہیئے ان کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتی۔ ان باتوں میں فراست فطری سے کچھ ترجیح بینے آثار و قرائن دیکھ کر اور کسی قدر دلائل عقلیہ کا غلبہ اس طرف پاکر اور کبھی خدا کے کلام کو اس پر شاہد ناطق و صادق معلوم کر کے ان باتوں کو مان لیا جائے یہی ایمان ہے جو ذریعہ خوشنودی خداوند کریم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۹۶۷۰:- منکہ اللہ رکھی زوجہ [illegible] عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ کنری ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ میرا مہر مبلغ یکصد روپیہ ہے جو بذمہ خاوند ہے۔ زیورات میرے پاس مبلغ بیس روپے کے ہیں اور تین رأس گائے مبلغ ۳۰/- کی میری ملکیت ہیں۔ میری کل جائیداد مبلغ ۱۵۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں میری وفات پر اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ:- اللہ رکھی موصیہ نشان انگوٹھا
گواہ شد:- عبدالمومن خاں
گواہ شد:- رستم علی خاوند موصیہ

نمبر ۹۶۹۵:- منکہ غلام محمد ولد [illegible] عمر [illegible] سال پیشہ [illegible] ساکن [illegible] تاریخ بیعت [illegible] حال محمود آباد ڈاکخانہ کنری ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد مندرجہ ذیل ہے ایک رأس بھینس قیمت ۲۵۰/- روپے اور نقد مالیتی ۵۰/- روپے اور دوکان میں یکصد روپے کا مال ہے کل جائیداد ۹۵۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میرا گذارہ تجارت پر ہے۔ جس کی ماہوار آمدنی اندازاً مبلغ ۵۰/- روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اس کے علاوہ میری وفات کے بعد اگر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

گواہ شد:- عبدالمومن خاں
گواہ شد:- محمد احمد پسر موصی۔

مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب بیرسٹر ایٹ لا کی تصدیق

آپ کی اکسیر امراض معدہ کی گولیاں اور دوائی فوری علاج کو میں نے استعمال کیا اور بہت مفید پایا۔ مرزا مظفر احمد ۱۳/۱/۲۷

اکسیر امراض معدہ۔ معدہ کی تمام امراض کے لئے بے حد مفید مرکب ہے۔ قیمت فی شیشی (۶۰ گولیاں) تین روپے

فوری علاج یعنی گھریلو طبیب ہیضہ قے متلی اور اسہال کو فوراً روکتا ہے معدہ کی جملہ خرابیوں کیلئے مفید ہے۔ نزلہ زکام درد شقیقہ درد سر پیٹ درد وغیرہ جیسی کہ عمومی بیماریوں کا واحد فوری علاج ہے گھریلو طبیب ہے اور سفر میں بہترین رفیق ہے۔ قیمت اڑھائی روپے بڑی شیشی پانچ روپے نمونہ کی شیشی ۸/-

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

اکسیر شباب!

یہ دوا نہایت مفید اجزاء سے تیار کی گئی ہے۔ اس میں کشتہ سونا مشک اور بہت سی قیمتی ادویہ پڑتی ہیں۔ اسکی تعریف کرنا لاحاصل ہے۔ اسکے استعمال سے ہی اس کی خوبیاں معلوم کی جاسکتی ہیں۔ نہایت مقوی ادویہ سے اسکو ترتیب دیا گیا اور تمام اعضائے رئیسہ کی طاقت کا اسمیں خیال رکھا گیا ہے۔ قیمتی فی شیشی سات روپے علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ:- دواخانہ خدمت خلق قادیان

ضرورت رشتہ

میرے ایک عزیز مخلص احمدی ارائیں نوجوان ملازم مستقل گورنمنٹ سروس چار صد روپیہ ماہوار آمد کے لئے عزیز زمیندار خاندان سے ایک تعلیم یافتہ میٹرک یا مڈل کے نزدیک۔ صورت وسیرت میں اچھی امور خانہ داری سے واقف فوری رشتہ کی ضرورت ہے۔ خواہشمند اصحاب مجھ سے ملیں یا لکھیں (مفتی محمد صادق قادیان)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۲/۱/۲۷ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے میرے لڑکے عبدالباسط خاں کا نکاح شاکرہ بیگم صاحبہ دختر چوہدری شکر الٰہی صاحب بنی پور متصل گورداسپور کے ہمراہ ساڑھے بتیس ہزار مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرماویں کہ مولا کریم یہ رشتہ جانبین کیلئے باعث برکت کرے اور احمدیت کیلئے باعث عزت ہو

خاکسار مختار احمد منیجر ۹ لاہور ۱۲

محمود احمد صاحب حیدرآبادی کا مکتوب

میرے کان کے نیچے چہرہ پر برص تھا۔ میں نے دواخانہ نورالدین قادیان سے روغن برص لے کر استعمال کیا جس سے چند دن میں برص کا داغ ہٹ گیا۔ اور صحت جلد نکل آئی

محمود احمد حیدرآبادی متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

روغن برص بڑی شیشی چار روپے
" چھوٹی " دو "

ملنے کا پتہ:- دواخانہ نورالدین قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد علی صاحب کو پچپن ۵۵ ہزار انعام

مولوی محمد علی صاحب کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت میرزا صاحب مجدد و مسیح ہیں مگر نبی نہیں۔ اور نہ ان کے انکار سے کوئی کافر ہو سکتا ہے۔ اور یہی عقیدہ حضرت میرزا صاحب کا تھا۔ ہم نے ان کو چیلنج کیا کہ آپ اپنا یہ عقیدہ پبلک جلسہ میں حلفاً بیان کر دیں ہم آپ کو اس جلسہ میں نقد ۵۰ ہزار انعام دینگے ادھر آپ پر اس غلط عقیدہ اور جھوٹے حلف کی سزا میں خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک سال کے اندر کوئی عبرتناک عذاب جسمیں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو نہ آیا تو مزید ۵۰ ہزار انعام دیا جائیگا۔ مگر وہ سال ہا سال سے چیلنج ٹالتے ہی رہتے ہیں۔ اگر کوئی صاحب ان کو اس پر آمادہ کریں گے۔ تو ان کو اس جلسہ میں نقد پانچ ہزار روپیہ دیا جائے گا۔ اس کے متعلق انگریزی یا اردو رسالہ ایک کارڈ آنے پر مفت ارسال کیا جائے گا۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا
جماعت احمدیہ کو اہم ارشاد

ہر احمدی کو ہمیشہ "آئرن میٹل ورکس" کے بنے ہوئے تالے استعمال کرنے چاہئیں

اگر ہماری جماعت کے افراد صحیح طور پر توجہ کریں تو ایک لاکھ تالا سالانہ صرف ہماری جماعت میں ہی فروخت ہو سکتا ہے

ہر گاؤں اور ہر شہر میں

آئرن میٹل ورکس کی ایجنسیاں قائم کی جائیں!

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۹ اپریل ۱۹۲۶ء کی مجلس مشاورت میں نمائندگان جماعت کو صنعت و حرفت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:-

"میں جماعت کے دوستوں کو خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں نہ صرف ذاتی ضروریات کیلئے۔ آئرن میٹل ورکس کے بنے ہوئے تالے استعمال کرنے چاہئیں۔ بلکہ ہر گاؤں اور ہر شہر میں اس کی ایجنسیاں قائم کرنی چاہئیں اور اسی طرح اپنی جماعت میں خصوصاً اور دوسروں میں عموماً اس کارخانہ کی بنی ہوئی چیزوں کو پھیلانے کی کوشش کرنی چاہئیے"

منیجر آئرن میٹل مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان

حصہ داران کشید روغن کیلئے خوشخبری

کارخانہ کشید روغن کی رجسٹری ہو چکی ہے۔ جس کے لئے آپ بہت منتظر تھے۔ اس اعلان کے ذریعہ دوستوں کی خدمت میں اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ دوست اپنے اپنے حصہ کے روپیہ کو محفوظ رکھیں اور الفضل کے ذریعہ سے ہی پراسپکٹس چند دنوں کے اندر شائع ہو جائیں گے۔ تو پھر اس کے مطابق رقوم کو مطلوبہ جگہ پر بھجوانے کا انتظام کریں۔

وکیل الصنعت والحرفت لتحریک جدید قادیان

رشتوں کی ضرورت

مندرجہ ذیل جن کے کوائف ذیل میں درج ہیں کیلئے رشتوں کی ضرورت ہے۔ ضرورتمند اصحاب انچارج شعبہ رشتہ و ناطہ سے خط و کتابت کریں۔

(۱) لڑکی عمر ۱۸ سال قوم جٹ۔ میٹرک دینیات کلاس پاس کردہ ساکن قادیان

(۲) لڑکی عمر ۱۶ سال تعلیم مڈل قوم جٹ ساکن قادیان۔

نوٹ:- والد پنشنر بی اے۔ صاحب جائیداد و زمیندار خاندان سے ہے۔ اصل سکونت قادیان ہے۔ مخلص احمدی موصی صحابی ۳۱۳ ہے۔

(سردار علی شاہ انچارج شعبہ رشتہ ناطہ قادیان ضلع گورداسپور)

خدا کے فضل

روزانہ استعمال کی چیز۔

پائیدار اور دیدہ زیب چاہئیے

SAMROZ ET & CO QADIAN

اور رحم کے ساتھ

صرف اسی وجہ سے ہے

"سامر" طارچ کی مقبولیت

Sole Distributers M/S. Dominion Agencies Qadian

سام روزٹ اینڈ کمپنی قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۶ جنوری مسٹر اٹلی وزیر اعظم برطانیہ اور وزیر اعظم فرانس کے درمیان دو روزہ گفت وشنید ہو رہی ہے جس کے بعد سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ برطانیہ اور فرانس کے درمیان دفاع کے معاہدے کے لئے فوراً گفت وشنید شروع ہو جائے گی۔

قاہرہ ۱۶ جنوری۔ مصری سینٹ میں برطانیہ اور مصر کے معاہدہ کے سلسلے میں بحث وتمحیص ہوئی۔ حزب مخالف کے لیڈر نے کہا کہ چونکہ تین چار دنوں تک سوڈان کے متعلق نئی صورت حالات پیدا ہونے والی ہے اس لئے سردست اس معاہدہ پر بحث وتمحیص ملتوی کر دی جائے یہ تجویز منظور کر لی گئی ہے۔

لنڈن ۱۶ جنوری۔ مسٹر چرچل سابق وزیر اعظم برطانیہ نے دعوت طعام نامی کتاب کے مصنف اور پبلشر کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ دائر کیا تھا۔ عدالت نے آپ کے حق میں فیصلہ دیدیا ہے۔

پشاور ۱۶ جنوری۔ کل شام کے سات بجکر ۴۰ منٹ پر زلزلہ کا جھٹکا محسوس ہوا جس سے مکانوں کی چھتوں اور کھڑکیوں میں شگاف پیدا ہو گئے۔ تاہم کوئی مالی یا جانی نقصان نہیں ہوا۔

دہلی ۱۶ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر ہند کی سرووں کے ماتحت افسروں کو معاوضہ دینے کے سوال پر گذشتہ ہفتہ روز جو گفت وشنید نائب وزیر ہند اور سوم ممبر کے درمیان ہوتی رہی ہے وہ بے نتیجہ رہی ہے۔ سوم ممبر نے چونکہ اپنے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں کی اس لئے نائب وزیر ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ کوئی وعدہ کرنے سے پیشتر برطانوی حکومت سے مشورہ کرنے کے لئے واپس لنڈن چلے جائیں

طہران ۱۶ جنوری۔ قوام السلطنت وزیر اعظم وایران نے بتایا کہ ایران کی پارلیمنٹ کے عام انتخابات کسی بیرونی مداخلت کے بغیر ہو رہے ہیں۔ انتخابات کے قطعی نتائج کا اعلان دو ماہ کے عرصہ میں ہو جائے گا۔

بمبئی ۱۶ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ اس وقت تک ہندوستان انڈونیشیا کو غلہ کے متعلق ۹۲۰۰ گانٹھیں بھیج چکا ہے۔

کانپور ۱۶ جنوری۔ مزدوروں کی ہڑتال بدستور جاری ہے۔ ابھی تک صورت حالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اس سلسلے میں وزراء سے بات چیت ہو رہی ہے۔

کلکتہ ۱۶ جنوری ملک فیروز خاں نون نے ایک بیان میں کہا۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے برطانوی حکومت کے ۱۶ دسمبر کے بیان کے متعلق جو قرارداد پاس کی ہے۔ اس کے ذریعہ اس نے خود کو دھوکہ دیا ہے۔ اس قرارداد کا کہنا ہے کہ مسلم لیگ آئین ساز اسمبلی میں شریک نہیں ہو سکتی آپ نے کہا۔ کانگرس طاقت کے استعمال سے مسلمانوں کو دبانا چاہتی ہے جب تک وہ اپنی ہم پالیسی نیک نیتی سے نہیں بدلتی۔ اس وقت تک نہ ملک آزاد ہو سکتا ہے نہ اس میں قائم ہو سکتا ہے۔

کراچی ۱۶ جنوری۔ آریہ سماجی لیڈروں نے ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب پر حکومت سندھ کی عاید کردہ پابندیوں کے خلاف آج صوبہ بھر میں ہڑتال منظور کر دی ہے۔ سات اشخاص کے پہلے جتھے نے علیحدہ علیحدہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اطلاع دی ہے کہ ان کے پاس ستیارتھ پرکاش کے دیسی سندھی ایڈیشن موجود ہیں جن میں چودھواں باب بھی شامل ہے۔ اس جتھہ میں اخبار ملاپ کے مالک خوشحال چند خورسند بھی شامل ہیں۔ اس تحریک کے ایک لیڈر نے کہا۔ پہلے جتھہ کی گرفتاری پر دوسرا جتھہ بھیج دیا جائے گا۔

لاہور ۱۶ جنوری۔ حکومت پنجاب نے اچھوتوں کی بہبودی کے لئے ایک سکیم مرتب کی ہے۔ جس پر دس پندرہ لاکھ روپے کے خرچ کا اندازہ ہے۔

لاہور ۱۶ جنوری مسلم لیگ اسمبلی پارٹی نے پنجاب اسمبلی کے بجٹ سیشن میں ایک قرارداد پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کی رو سے آنریری مجسٹریٹوں۔ ذیلداروں اور سب رجسٹراری کے عہدوں کو اڑا دینے کی سفارش کی گئی ہے۔

امرتسر ۱۶ جنوری سقامی پولیس نے چوروں کے ایک گروہ کا سراغ لگایا ہے جو لاہور اور امرتسر میں بیس کے قریب ڈاکے ڈال چکا ہے۔ اس گروہ میں کئی محرک اور ڈاکٹر شامل ہیں۔

کلکتہ ۱۶ جنوری۔ حکومت بنگال نے فیصلہ کیا ہے کہ کلکتہ الیکٹرک سپلائی کمپنی کو پچیس کروڑ روپے کے عوض خرید لیا جائے۔

دہلی ۱۶ جنوری۔ امریکہ اور سوڈان کی حکومتوں سے روئی کے خریدنے کے متعلق حکومت ہند کی جو گفت وشنید جاری تھی۔ اس کے نتیجہ میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

بغداد ۱۶ جنوری۔ صدر جمہوریہ ترکیہ عصمت انونو نے عنقریب عراق اور مشرق اردن جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ ان ممالک کے ساتھ ترکی کے دوستانہ تعلقات زیادہ مستحکم ہو جائیں۔

کلکتہ ۱۶ جنوری۔ حکومت بنگال نے صوبہ میں زمینداری سسٹم کو بنیادی طور پر تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ عنقریب اس سلسلے میں ایک قانون پاس کیا جائے گا۔ جس کے مطابق زمینداروں کو ہر قسم کے حقوق سے محروم کر دیا جائے گا۔ حکومت خود مزارعوں سے لگان وصول کرنے اور زمینداروں کو زمین کا معاوضہ دینے کا انتظام کرے گی۔

پیرس ۱۶ جنوری۔ فرنسیسی وزارت نے ایک طویل اجلاس کے بعد یہ اعلان کیا ہے کہ حکومت فرانس اتحادی ری پبلک سے گفت وشنید کرنے پر آمادہ ہے۔

نئی دہلی ۱۶ جنوری۔ عبوری حکومت کے رکن سردار عبدالرب نشتر نے اعتراف کیا کہ محکمہ ڈاک وتار میں مسلمانوں اور اچھوتوں کو فرقہ وارانہ تناسب کے حساب سے پوری نمائندگی حاصل نہیں ہے۔ حکومت اس سلسلے میں تحقیقات کرنے کے لئے ایک خاص کمشن قائم کر رہی ہے۔ تاکہ مسلمانوں اور اچھوتوں کو پوری نمائندگی دی جا سکے۔

نئی دہلی ۱۶ جنوری۔ ملایا کے مسلمانوں کی نمائندہ انجمن نے ایشیائی کانفرنس میں شریک ہونے کے متعلق پنڈت نہرو کی دعوت کو منظور کر لیا ہے۔

لاہور ۱۶ جنوری گندم وزن ۱۰/۱۰/۹ گندم ۵۹۱ ۱۲/۱۲/۶ گڑ نیا ۱۲/۱۲/۲ شکر نئی ۱۲/۱۲/۲ دیسی گھی ۱۲/۱۲/۱۸۶

لنڈن ۱۶ جنوری۔ مختلف ممالک کے برطانوی سفارتوں کے ارکان کو سرکاری طور پر ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ غیر برطانوی افراد سے نکاح نہ کریں۔

واشنگٹن ۱۶ جنوری انٹرنیشنل ایمرجنسی فوڈ کونسل نے رنگون کی پہلی نشست میں ہندوستان کو بیرونی ممالک سے ۵۰۰۰۰ ٹن گندم خریدنے کی اجازت دی ہے۔

نئی دہلی ۱۷ جنوری آج صبح ملک کی زراعتی پیداوار کی قیمتیں مقرر کرنے کے سوال پر غور کرنے کے لئے بنک کانفرنس منعقد ہوئی۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد خوراک ممبر حکومت ہند نے اس کی صدارت کی۔ آپ نے تقریر کرتے ہوئے کاشتکاروں کے مفاد کو پورے غور وفکر اور احتیاط سے مقرر کرنے پر زور دیا۔ کیونکہ ایک طرف تو کسانوں کو ہم نے مطمئن رکھنا ہے کہ ان کی آمدنی مناسب حد تک قائم رہے گی۔ اور دوسری طرف اس بات کو بھی مدنظر رکھنا ہے کہ ملک کی کھپت اور درآمد برآمد کے معیار پر مبادا اثر نہ پڑے اور ملکی صنعتوں میں ترقی ہوتی رہے

نیویارک ۱۷ جنوری امریکہ میں مقیم ہندوستانی نمائندہ کشمر نے ایک بیان میں کہا۔ ہندوستان میں نئی حکومت قائم ہونے کی وجہ سے امریکی کاروبار دار ہندوستان سے تجارتی تعلقات بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں عنقریب ان کے دو تجارتی مشن ہندوستان آنے والے ہیں۔ آپ نے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان کو نئی نئی چیزیں امریکہ کو بھیجنی چاہئیں۔

دہلی ۱۷ جنوری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت نئی دہلی کے ایک خاص علاقہ میں دس یا دس سے زیادہ اشخاص کے جمع ہونے۔ جلوس نکالنے اور نعرے لگانے کی ممانعت کر دی ہے۔ یہ حکم ایک ماہ تک نافذ رہے گا۔

کانپور ۱۷ جنوری۔ مزدوروں کی ہڑتال حال جاری ہے۔ سوائے ایک کارخانے کے باقی سب بند ہیں۔ شہر کے کانگریسیوں کا ایک وفد وزیر اعظم سے ملا۔ جس نے مناسب طریق سے ہڑتال ختم کرانے پر زور دیا کیونکہ اس ہڑتال نے ملک میں کپڑے کی مسئلہ تلت پیدا کر دی ہے۔

لاہور ۱۷ جنوری سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ ہندوستان کی غذائی قلت کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے ۲۰ ہزار ٹن گندم دینے کا وعدہ کیا ہے جو عنقریب فروری کے مہینے تک پہنچ جائے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah